درس ہفتم — نامہ امام محمد غزالیؒ بہ سلطان سنجر سلجوقی

ساتواں سبق — (امام محمد غزالیؒ کا خط سلطان سنجر سلجوقی کے نام)

مصنف: امام محمد غزالیؒ

متنِ فارسی:

ایزد تعالی ملکِ اسلام را از مملکت دنیا برخوردار کناد و آنگاه در آخرت پادشاهی ای دهاد که پادشاهی روی زمین دروی حقیر و مختصر گردد!همت بلند دار! چنان که اقبال و دولت و نسبت بلند است و از خدای تعالی جز به پادشاهی جاویدان قناعت مکن.رسول اللهﷺ می فرماید: یک روزه عدل از سلطان عادل، فاضل تر است از عبادت شصت ساله.و امروز به حدی رسیده است که عدل یک ساعت برابر عبادت صد سال است.بر مرد مان طوس رحمتی کن که ظلم بسیار کشیده اند، وغله به سرما و بی آبی تباه شده و درخت های صد ساله از اصل خشک شده و هر روستائی راهیچ نمانده مگر پوستینی و مشتی عیال گرسنه و برهنه و اگر از ایشان چیزی خواهد همگنان بگریزند و درمیان کوه هاهلاک شوند.

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ایزدتعالی	اللہ تعالی	یک ساعت	ایک گھنٹہ
ملک اسلام	اسلام کے بادشاہ	بسیار	بہت زیادہ
مملکت دنیا	دنیا کی سلطنت	کشیدہ اند	انہوں نے جھیلے ہیں
برخوردار کناد	فائدہ اٹھانے والا بنائے	بی آبی	خشک سالی
آنگاہ	پھر	از اصل	جڑ سے
حقیر	معمولی	روستائی	دیہاتی
مختصر	چھوٹی	ہیچ نماندہ	کچھ نہیں بچا
گردد	ہوجائے	پوستینی	چمڑے کا لباس
بلنددار	بلند رکھ	مشتی	مٹھی بھر
اقبال	بخت	گرسنہ و برہنہ	بھوکے اور ننگے
نسبت	تیرا خاندان	ہمگنان	تمام، سب

ترجمہ:

اللہ تعالی اسلام کے بادشاہ کو دنیاوی سلطنت سے مستفید کرے اور پھر آخرت میں ایسی بادشاہت دے کہ روئے زمین کی بادشاہت اس کے سامنے حقیر اور چھوٹی ہو جائے۔ ہمت بلند رکھ! جیسا کہ تمہارا بخت، سلطنت اور حسب نسب بلند ہے۔ اور اللہ تعالی سے سوائے ہمیشہ کی بادشاہی کے قناعت نہ کر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: عادل بادشاہ کا ایک روزہ عدل ساٹھ سالہ عبادت سے افضل تر ہے اور آج اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ گھڑی بھر کا عدل سو سالہ عبادت کے برابر ہے۔ طوس کے لوگوں پر رحم کر کیونکہ انہوں نے بہت ظلم برداشت کئے ہیں اور سردی اور خشک

سالی کی وجہ سے غلہ تباہ ہو گیا ہے اور سو سالہ درخت جڑ سے سوکھ گئے ہیں اور ہر دیہاتی کے پاس کچھ نہیں رہا سوائے چمڑے کے کپڑوں اور مٹھی بھر بھوسے اور ننگے بیوی بچوں کے اور اگر تو ان سے کوئی چیز چاہے گا تو وہ سب فرار ہو جائیں گے اور پہاڑوں کے درمیان ہلاک ہو جائیں گے۔

متنِ فارسی:

این داعی، بدان که پنجاه و سه سال عمر بگذاشت.چهل سال در دریای علوم دین غواصی کرد تا به جائی رسید که سخن وی از اندازه فهم بیشترِ اهل روزگار در گذشت.در علوم دینی نزدیک هفتاد کتاب کرد.پس دنیا را چنان که بود، بدید و به جملگی بینداخت.و مدتی در بیت المقدس و مکه مقام کرد و برسر مشهد ابراهیم خلیل عهد کرد که نیز پیش هیچ سلطان نرود و مالِ سلطان نگیرد و مناظره و تعصب نکند و دوازده سال بدین عهد وفا کرد! اکنون شنیدم که از مجلس عالی اشارتی رفته است به حاضر آمدن ،فرمان را به مشهدِ رضا آمدم و نگاهداشتِ عهد خلیل را به لشکر گاه نیآمدم!ایزد تعالی برزبان و دل عزیز آن راناد که فردا در قیامت از آن خجل نباشد و امروز اسلام را از آن ضعف و شکستگی نباشد!

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
داعی	دعوت دینے والا	مناظرہ	مباحثہ
چہل سال	چالیس سال	بدین عہد	اس عہد کے ساتھ
دریا	سمندر	اکنون	اب
غواصی	غوطہ خوری	اشارتی	ایک حکم
اندازہ فہم	سمجھنے کی طاقت	فرمان را	حکم کے تحت
ہفتاد	ستر	لشکر گاہ	چھاؤنی
بہ جملگی	مکمل طور پر	آن راناد	وہ چلائے

ترجمہ: جان لو کہ اس درخواست گزار نے ترپن (۵۳) سال عمر گزار لی۔ چالیس سال دینی علوم کے سمندر میں غوطہ زنی کی تب اس جگہ پر پہنچا کہ اس کی بات زمانے کے اکثر لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہو گئی۔ دینی علوم میں تقریباً ستر کتابیں تحریر کیں۔ پھر دنیا کو جیسے کہ وہ تھی دیکھا اور ساری کی ساری پھینک دی اور ایک عرصہ تک بیت المقدس اور مکہ میں قیام کیا اور ابراہیم خلیلؑ کے مزار پر عہد کیا کہ کبھی بادشاہ کے سامنے نہ جائے گا اور بادشاہ سے مال نہ لے گا اور مباحثہ اور تعصب نہ کرے گا۔ اور بارہ سال تک اس عہد سے وفا کی۔ اب میں نے سنا کہ بلند مرتبہ دربار سے حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔ حکم کی تعمیل کیلئے امام رضاؒ کے روضے پر آیا ہوں اور خلیلؑ کے عہد کی حفاظت کیلئے میں چھاؤنی میں نہیں آیا۔ خداوند تعالی آپ عزیز کے زبان و دل پر وہ جاری کرے کہ کل قیامت کو اس سے شرمندہ نہ ہوں اور آج اسلام کو اس سے کمزوری اور زوال لاحق نہ ہو۔

تمرین کا حل

(۱)

سوال ۱: خط کے شروع میں کیا دعا دی گئی ہے؟

جواب: خط کے آغاز میں امام محمد غزالیؒ نے سلطان سنجر سلجوقی کیلئے یہ دعا کی ہے کہ اللہ تعالی اسلام کے اس عظیم بادشاہ کو اس دنیا کی بادشاہت سے مستفید کرے اور آخرت میں بھی اس بادشاہ کو اتنی بڑی بادشاہت عطا کرے کہ روئے زمین کی بادشاہت اس کے سامنے حقیر اور چھوٹی ہو یعنی بادشاہ کو اس عارضی دنیا اور اُس حقیقی دنیا میں بادشاہت حاصل رہے۔

www.downloadclassnotes.com

سوال۲: عدل وانصاف کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے؟

جواب: عدل وانصاف کی اہمیت کورسول اکرم کے اس فرمان کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر بادشاہ ایک دن عدل کرے تو اس کو ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ آج انصاف کی اہمیت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ گھنٹے بھر کا عدل ایک صدی کی عبادت کے برابر ہے۔

سوال۳: امام غزالیؒ نے بادشاہ سے کن لوگوں کی سفارش کی ہے؟

جواب: امام غزالیؒ نے طوس کے لوگوں کی سفارش کی ہے کہ وہ بہت ستم دیدہ ہیں۔سردی اور خشک سالی کے باعث ان کا غلہ ختم ہوگیا ہے۔خشک سالی کی وجہ سے سو سال پرانے درخت بھی جڑ سے سوکھ گئے ہیں ان لوگوں کے پاس معمولی لباس اور بھوکے اور ننگے بیوی بچوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔اگر ان سے کوئی ٹیکس وغیرہ مانگو گے تو وہ پہاڑوں میں فرار ہو جائیں گے اور وہاں سردی سے مر جائیں گے۔

سوال۴: امام غزالیؒ نے حضرت ابراہیمؑ کے مزار پر کیا عہد کیا تھا؟

جواب: حضرت امام غزالیؒ نے حضرت ابراہیمؑ کے مزار پر یہ عہد کیا تھا کہ وہ کسی بھی بادشاہ کے پاس نہیں جائیں گے۔کسی بادشاہ سے مال نہیں لیں گے کسی سے مباحثہ اور تعصب نہیں کریں گے۔

سوال۵: مشہد امام رضاؒ کہاں واقع ہے؟

جواب: یہاں مشہد سے مراد روضہ یا مزار ہے۔حضرت امام رضاؒ کا روضہ ایران میں صوبہ خراسان کے مرکزی شہر مشہد مقدس کے وسط میں واقع ہے۔

(۲)

سوال۱: اُکناد، دھاد اور راناد جیسے پانچ الفاظ لکھیں۔

جواب:
۱۔ خواناد پڑھے
۲۔ نویساد لکھے
۳۔ بیناد دیکھے
۴۔ شنواد سنے
۵۔ خوراد کھائے

سوال۲: مندرجہ ذیل افعال پہچانیے، مصادر اور صیغے بھی بتائیے:

قناعت مکن، رسیدہ است، کشیدہ اند، نیامدم، شنیدم

جواب:

	فعل	مصدر	صیغہ
قناعت مکن (قناعت نہ کر)	فعل نہی	قناعت کردن (قناعت کرنا)	واحد حاضر
رسیدہ است (پہنچا ہے)	ماضی نقلی یا قریب	رسیدن (پہنچنا)	واحد غائب
کشیدہ اند (انہوں نے کھینچا ہے)	ماضی نقلی یا قریب	کشیدن (کھینچنا)	جمع غائب
نیامدم (میں نہیں آیا)	ماضی مطلق	آمدن (آنا)	واحد متکلم
شنیدم (میں نے سنا)	ماضی مطلق	شنیدن (سننا)	واحد متکلم

سوال۳: امام غزالیؒ اور ان کی دینی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

امام محمد غزالیؒ

امام محمد غزالیؒ کا پورا نام حجتہ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد غزالیؒ ہے۔آپ سن ۴۵۰ ہجری میں طوس کے ایک گاؤں طابران میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد سوت کا کاروبار کرتے تھے۔اسی نسبت سے آپ کا خاندانی نام غزالیؒ ہوا۔بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔والد کے ایک دوست ابوحامد احمد رادکانی نے آپ کو ابتدائی تعلیم دلائی۔مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے طابران سے جرجان گئے جو علم وفضل کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔یہاں ایک مشہور عالم امام ابونصر اسمٰعیلی سے تعلیم حاصل کی۔اس زمانے میں درس کا یہ قاعدہ تھا کہ استاد علمی مطالب پر جو بحث کرتا تھا

شاگرد اسے لکھ لیا کرتے تھے۔شاگردوں کی یہ یادداشتیں "تعلیقات" کہلاتی تھیں۔چنانچہ امام محمد غزالیؒ نے بھی "تعلیقات" کا مجموعہ تیار کیا تھا۔ فارغ التحصیل ہو کر جب وطن واپس آ رہے تھے تو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔امام محمد غزالیؒ کا اثاثہ بھی ڈاکوؤں کے ہاتھ آ گیا۔آپ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے اور کہا میں آپ سے اپنے اسباب میں سے صرف اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی چند یادداشتیں مانگنے آیا ہوں کیونکہ انہی کی خاطر میں نے دور دراز کا سفر کیا ہے۔یہ مجھے واپس نہ ملیں تو میں علم کی دولت سے محروم ہو جاؤں گا۔ڈاکو ہنس پڑا اور کہا یہ تم نے کیسا علم سیکھا ہے جو صرف انہی یادداشتوں میں بند ہے۔ڈاکو نے یہ کہہ کر یادداشتیں واپس کر دیں۔ڈاکو کا یہ سلوک آپ کیلئے درس عبرت تھا چنانچہ آپ نے محنت کر کے تمام یادداشتوں کے مفہوم کو ذہن نشین کر لیا۔

جرجان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نیشاپور گئے جہاں آپ نے امام الحرمین ابوالمعالی جوینی سے حدیث،فقہ اور فلسفہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔امام محمد غزالیؒ فارغ التحصیل ہوئے تو اس وقت ملک میں شاہ سلجوقی کی حکومت تھی اور نظام الملک طوسی وزیر اعظم تھا۔امام محمد غزالیؒ نے شروع میں نظام الملک کے دربار کا رخ کیا۔تھوڑے ہی عرصے میں سارے دربار میں آپ کے علم و فضل کا سکہ جم گیا۔نظام الملک نے آپ کو نظامیہ بغداد کا صدر مدرس مقرر کر دیا۔یہاں علمی خدمات کی وجہ سے آپ کی شہرت کو اور بھی چار چاند لگے۔

امام محمد غزالیؒ نے چالیس سال کی عمر میں حج کی سعادت حاصل کی۔دس سال تک اسلامی ممالک کی سیر و سیاحت کی اور پھر واپس وطن لوٹ آئے۔آپ نے کافی عرصہ تک مدرسہ نظامیہ نیشاپور میں پڑھایا۔آپ شروع میں منطق اور فلسفہ جیسے عقلی علوم کے زیر اثر ایک خشک زاہد تھے بعد میں آپ بہت بڑے صوفی بن گئے اور آپ کی تمام زندگی باطل عقائد کی تردید میں صرف ہوئی۔آپ کی تعلیم کا مرکزی نقطہ "کردار سازی" تھا۔اسلامی تصوف کو مقبول عام بنانے میں ان کی کوششوں کا بڑا حصہ ہے۔آپ اپنی عمر کے آخری حصہ میں گوشہ نشین ہو گئے اور آپ نے سن ۵۰۵ ہجری میں وفات پائی۔آپکا مزار طوس میں واقع ہے۔

امام محمد غزالیؒ بہت بڑے عالم دین اور عظیم المرتبت صوفی تھے۔آپ نے ستر کے قریب کتابیں لکھیں۔امام محمد غزالیؒ کی ایک اہم کتاب "احیا العلوم" ہے جو عربی زبان میں تحریر کی گئی۔دوسری اہم کتاب "اکسیر ہدایت" ہے۔بعد میں آپ نے خود احیاء العلوم کا ترجمہ فارسی میں "کیمیای سعادت" کے نام سے کیا۔اس عظیم کتاب کا موضوع اخلاقیات ہے۔آپ کلمہ حق کہنے کو فرض عین سمجھتے تھے اور عوام کے مسائل کو نہایت دردمندی سے احساس کرتے تھے۔

معروضی سوالات

1: کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☆ ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیئے گئے ہیں۔ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

-1 ☆ سلطان سنجر کہاں کا حاکم تھا؟:
(الف) ایران کا ✓ (ب) افغانستان کا (ج) تاجکستان کا (د) بدخشاں کا

-2 ☆ مشہد امام رضاؒ کہاں واقع ہے؟:
(الف) عراق میں (ب) ترکی میں (ج) ایران میں ✓ (د) روس میں

-3 ☆ امام غزالیؒ نے کتنے سال علوم دین میں صرف کیے؟:
(الف) دہ سال (ب) بیست سال (ج) سی سال (د) چہل سال ✓

-4 ☆ امام غزالی نے کس علاقے کے لوگوں پر رحم کرنے کے لیے خط لکھا؟:
(الف) مشہد (ب) کوفہ (ج) طوس ✓ (د) فارس

-5 ☆ کیمیائے سعادت کا مصنف ہے:
(الف) سعدی شیرازیؒ (ب) امام غزالیؒ ✓ (ج) نظامی گنجویؒ (د) جامیؒ

☆☆☆☆☆